78255 - زیور پہننے کے لیے کان چھدوانے کا حکم

سوال

میرے ساتھ آفس میں کام کرنے والی ایك سہیلی نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ آیا لڑکی کا زیور پہننے کے لیے اپنے کان چھدوانا حلال ہے، اور اگر حلال ہے تو کیا کان کا اوپر والا حصہ چھدوانا جائز ہے یا کہ نچلا حصہ ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مرد و عورت کا آپس میں مخلوط کام کرنا حرام ہے، اور اس کے بہت ہی برے نتائج حاصل ہوتے ہیں، اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (6666) اور (39799) کے جوابات میں گزر چکا ہے، اور سوال نمبر (27304) کے جواب کا مطالعہ بھی ضرور کریں، کیونکہ اسمیں آفس میں عورتوں سے مخاطب ہونے کا حکم بیان کیا گیا ہے.

عزیز سائل ہم نے یہ وضاحت آپ کے اس قول " آفس میں میری ایك سہیلی " اور اس کا سوال نقل کرنے پر کرنا مناسب سمجھی، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے مابین بات چیت ہوئی ہے، اس لیے ہم پر واجب تھا کہ سوال کا جواب دینے سے قبل ہم آپ کو اور اسے بھی نصیحت کرتے، ہماری نصیحت ہے کہ آپ دونوں کوئی ایسا کام تلاش کریں جس میں مرد و عورت کا اختلاط نہ ہو، اور ہم نے جن جوابات کی جانب آپ کی توجہ مبذول کروائی ہے، وہ مرد و عورت کے اختلاط کے موضوع میں تکرار کے ساتھ کلام کرنے سے مستغنی کر دیتے ہیں.

دوم:

لڑکی کے کان چھدوانے کے حکم کے متعلق علماء کرام میں اختلاف پایا جاتا ہے:

احناف اور حنابلہ اس فعل کو جائز قرار دیتے ہیں، اور شافعی حضرات اسے ممنوع قرار دیتے ہیں، اور حنابلہ میں سے ابن جوزی اور ابن عقیل نے ان کی موافقت کی ہے، انہوں نے کسی بھی نص سے ممانعت پر استدلال نہیں کیا، بلکہ ان کا کہنا ہے کہ یہ تکلیف ہے، اور کان میں زینت ضروری نہیں، اور نہ ہی اتنی اہم ہے کہ اس کی وجہ سے لڑکی کو تکلیف اور اذیت سے دوچار کیا جائے.

اور جب سنت نبویہ کی نصوص، اور صحابیات کے واقعات پر غور اور تدبر کیا جاتا ہے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ پہلا قول یعنی جواز والا قول ہی راجح ہے، اس کے استدلال میں چند ایك نصوص پیش کی جاتی ہیں:

1 ـ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (عید گاہ کی جانب) نکلے پھر خطبہ ارشاد فرمایا ۔ ابن عباس نے نہ تو اذان کا ذکر کیا اور نہ ہی اقامت کا ۔ پھر عورتوں کے پاس آئے اور انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ و خیرات کرنے کاحکم دیا، تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے کانوں اور گردنوں میں سے زیور اتار کر بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو دے رہی تھیں، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بلال اپنے گھر چلےگئے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4951) صحیح مسلم حدیث نمبر (884).

اور بخاری و مسلم کی ایك روایت میں یہ الفاظ ہیں:

" تو عورتیں اپنے کانوں اور گردن کا زیور اتار کر دینے لگیں "

الخرص: کان کے زیور کو کہتے ہیں، اور السخاب: گردن اور سینہ کے زیور کو کہتے ہیں.

2 ـ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" گیارہ عورتیں اکٹھی ہو کر بیٹھیں اور انہوں نے ایك دوسرے سے معاہدہ اور قسمیں لیں کہ وہ اپنے خاوند کے متعلق کچھ بھی نہیں چھپائینگی.......

تو گیارہویں کہنے لگی: میرا خاوند ابو زرع ہے، اور ابو زرع کے کیا کہنے اس نے میرے کانوں کو زیور سے بھر دیا....

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میں تیرے لیے اسی طرح ہوں جس طرح ابو زرع ام زرع کے لیے تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4893) صحیح مسلم حدیث نمبر (2448).

ابو زرع نے ام زرع کے کانوں میں جو زیور ڈالا حتی کہ وہ بھاری ہو گئے اور حرکت کرنے لگے، ابو زرع کے اس فعل

کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برقرار رکھا، اور صحیح قرار دیا.

اور رہا مسئلہ کانوں کے اوپر والی طرف سوراخ کرنا، تو ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اوپر یا نیچے سوراخ کرنے میں کوئی فرق نہیں، صرف اتنا ہونا چاہیے کہ لڑکی کے گھر اور خاندان میں اس کو متعارف ہونا چاہیے.

یہاں ایک تنبیہ کرتے ہیں کہ: عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ جو زیور بھی اپنے ہاتھ یا گردن، یا کانوں وغیرہ میں پہنے اسے کسی اجنبی اور غیر محرم مرد کے سامنے ظاہر کرے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

زینت اور خوبصورتی کے لیے لڑکی کے کان یا ناک میں سوراخ کرنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" صحیح یہی ہے کہ کانوں میں سوراخ کرنےمیں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ یہ ان مقاصد میں شامل ہے جس کے ساتھ مباح زیور پہننے تک پہنچا جاتا ہے، اور ثابت ہے کہ صحابہ کرام کی بیویاں اپنے کانوں میں بالیاں پہنا کرتی تھیں، اور یہ بہت سے قلیل سی تکلیف ہے اور جب بچپن میں سوراخ کیا جائے تو یہ بہت جلد ٹھیک ہو جاتا ہے.

لیکن کان میں سوراخ کرنے کے متعلق مجھے اہل علم کی کوئی کلام یاد نہیں، لیکن ہماری رائے کے مطابق اس میں مثلہ اور خلقت میں بدصورتی ہے، اور ہو سکتا ہے ہمارے علاوہ دوسرا یہ رائے نہ رکھتا ہو، اس لیے اگر عورت ایسے علاقے اور ملک میں رہتی ہو جہاں ناک میں زیور پہننا زینت و خوبصورتی شمار ہوتی ہو تو پھر ناک میں سوراخ کرنے میں کوئی حرج نہیں تا کہ زیور پہنا جا سکے.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (11) سوال نمبر (69).

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" بچی کے کان میں زیور ڈالنے کےلیے سوراخ کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اب تک بہت سارے لوگ یہ عمل کر رہے ہیں، حتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی عورتیں بغیر کسی انکار کے کانوں وغیرہ میں زیور پہنا کرتی تھیں.

رہا یہ مسئلہ کہ لڑکی کو اس سے تکلیف ہوتی ہے: یہاں مقصد بچی کی مصلحت مد نظر ہے؛ کیونکہ لڑکی زیور پہننے کی محتاج ہے، اور اسے خوبصورتی اور زینت کرنے کی ضرورت ہے؛ تو اس غرض اور مقصد کے لیے کانوں میں سوراخ کرنا مباح ہے، اور ضرورت کی بنا پر اس کی اجازت ہے، جس طرح ضرورت کی بنا پر آپریشن کرنے، اور

ضرروت کی بنا پر داغنے اور علاج معالجہ کرنا جائز ہے، اسی طرح کانوں میں زیور پہننے کےلیے سوراخ کرنا بھی جائز ہے؛ کیونکہ یہ لڑکی کی ضرورت میں شامل ہے، حالانکہ اس سے کوئی زیادہ تکلیف اور اذیت بھی نہیں ہوتی، اور نہ ہی یہ بہت زیادہ اس پر اثرانداز ہوتا ہے.

دیکھیں: فتاوی الشیخ الفوزان (3 / 324).

واللہ اعلم .